# ادبیات

## نعت

ترصیع : سید معشوق حسین صاحب اطہر ہاپوڑی بر نعت جناب منشی چندبہاری لال صاحب صبا

دو جہاں سے ہو بڑا گر ہو جہانِ مصطفیٰؐ
ہو اگر ہو لامکاں صحنِ مکانِ مصطفیٰؐ
ہو اگر عرشِ بریں ہر آشیانِ مصطفیٰؐ
ہو اگر روح الامیں ہو پاسبانِ مصطفیٰؐ
رُک نہیں سکتے کسی سے عاشقانِ مصطفیٰؐ

ہوں اگر بالغ نظر میری بلاغت سے عزیز
فرق کرنا دو زبانوں میں کٹھن ہے اور چیز
صاحبِ ایماں ہو زباں یہ ہے مجھے اپنا عزیز
کیا کہوں قرآں اٹھا کر ہو نہیں سکتی تمیز
یہ زباں اللہ کی ہے یا زبانِ مصطفیٰؐ

غرقِ دریائے معاصی ہوں میں از سر تا قدم
فکر بھی ہے پرسشِ محشر کی مجھ کو دمبدم
لیکن اب تر دامنی کا کچھ رہا مجھ کو نہ غم
اب مرا دامن نہیں ہے دامنِ رحمت سے کم
آ پڑی ہے اس پہ خاکِ آستانِ مصطفیٰؐ

ذکرِ میلادِ مبارک میں ہو کوئی نغمہ زا
ہو کوئی مصروفِ نعتِ پاک ختم الانبیا
اور ہو لب پر کسی کے نعرۂ صلِّ علیٰ
عیدِ میلادِ نبی کی بزم ہے آراستہ
آج ہونا چاہئے اظہارِ شانِ مصطفیٰؐ

پہلے سب مخلوق سے انساں کو اشرف کیا
اور کرم شاں کا رکھا سر پہ تاجِ اصطفا
پھر بنایا اس نے ہم کو عاشقِ خیرالوریٰ
اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا کرم اللہ کا
بن گیا خود پیشوائے عاشقانِ مصطفیٰؐ

ایک رفعت، ایک شانِ منزلت دونوں میں تھی
جلوۂ قدرت وہی انوارِ رحمت بھی وہی
اور پھر شوقِ زیارت میں مری وارفتگی
سادگی تو دیکھئے میری جبیں کی جھک گئی
عرش اعظم کو سمجھ کر آستانِ مصطفےٰ؟

عشق ہو دل میں تو کوئی بھی نہیں منزل کڑی
شوق ہو رہبر تو پھر کیا ہے ضرورت خضر کی
ہے وہی دنیا میں رہ کر کامیابِ زندگی
آفریں ہمت پہ اس کی رحمتِ حق کہہ اٹھی
لے لیا گر پڑ کے جس نے آستانِ مصطفےٰ

عاشق و معشوق میں جب مشکلیٔ بیگانگی
ہو بھی تو پھر کس طرح ہو امتیازِ باہمی
اور صورت تو کوئی فرقِ مراتب کی نہ تھی
بندگی کی شان سے تفریق پیدا ہو گئی
ورنہ ہو جاتا خدا پر بھی گمانِ مصطفےٰ

عشق کی ہر وقت ان کے دل میں رہتی ہے کھٹک
عشق نے کر دی ہے پیدا ان کی رگ رگ میں کسک
عشق کی ہر بات میں ان کی نمایاں ہے جھلک
عشق میں ڈوبے ہوئے ہیں سر سے لے کر پاؤں تک
عشق کی تصویر ہیں سب عاشقانِ مصطفےٰ

گرچہ جدِ مصطفےٰ نے اس کی رکھی ہے بنا
اولیں معبد ہے دنیا میں یہی اللہ کا
سجدہ گاہِ عاشقاں سے کعبہ کو نسبت ہے کیا
ہم دکھا دیں گے تمہیں کعبہ ادھر آتا ہوا
جس طرف سجدہ کریں گے عاشقانِ مصطفےٰ

کس طرح پھر ہو سکے بیت المقدس ہمسریں
کعبہ بھی جب اس کا ہم رتبہ نہیں ہے بالیقیں
کیا کہوں ایسا نہیں کوئی بھی بالائے زمیں
میں تو کہتا ہوں خدا کا عرش اعظم بھی نہیں
جس قدر بھاری ہے سنگِ آستانِ مصطفےٰ

کہنے والے اپنے منہ سے چاہے جو کچھ بھی کہیں
لیکن اب اسمیں ذرا بھی شک نہیں اظہر ہیں
ماننے کی بات ہے یہ سب اسی کو مان لیں
آخر انساں ہے صبا یہ سب ملائک کہتے ہیں
ہو نہیں سکتا بیانِ عز و شانِ مصطفےٰ